

مراکش

مولانا محمد انیس رشید

”عالم ناتام“ کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے پاس، حال اور مستقبل پر روزنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ”مراکش“ کا تعارف ہدیہ قارئین ہے۔ ————— (ادارہ)

مراکش (اس کا پرانا نام مغرب اقصیٰ ہے) شمال مغربی افریقہ میں واقع ہے، اس کی سرحدیں دو بڑے عظموں افریقہ اور یورپ کے ساتھ ملتی ہیں، شمال میں جبل الطارق (جرالٹر) اور بحیرہ روم، جنوب میں ماریٹانیہ اور مغربی صحراء، مشرق میں الجھوار، مغرب میں کوه اطلس اور بحر اوقیانوس واقع ہیں۔ مراکش یورپ اور افریقہ کے درمیان پل کا کام کرتا ہے، آبناۓ جبل الطارق اسے یورپ سے جدا کرتی ہے۔ مراکش کی مشرق سے مغرب تک لمبائی ۲۷۰ کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک چوڑائی ۹۱۰ کلومیٹر ہے۔ بحر اوقیانوس کا ساحلی میدان ۲۸۸ کلومیٹر چوڑا ہے۔ ملک کا سب سے اوپر جعلی طوبی کال کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس کی اوپری چوٹیاں سردی کے موسم میں برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ ملک کا جنوب مشرقی حصہ ریگستان ہے جہاں آبادی کم ہے۔

مراکش کا رقبہ ۳۵۸۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ اس کی آبادی پونے تین کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کا دار الحکومت رباط ہے جب کہ کاسابلانکا، فاس، مراکش، آزادیر، طنج، طوان، وجده، مکناس، الجدیدہ، العيون، الدالفہ، السارہ اور صنی کا شمار بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں کی اصل اور قومی زبان عربی ہے، البتہ فرانسیسی، بربر اور ہسپانوی زبانیں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ انہانوںے فیصلہ لوگ دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ باقی دو فیصد عیسائی اور یہودی ہیں۔ دو مارچ ۱۹۵۶ء کو مراکش آزاد ہوا اور ۱۲ نومبر ۱۹۵۶ء کو اسے اتوام متحده کی رکنیت ملی۔ سردی کے موسم میں یہاں بارش اور برف پڑتی ہے۔ گندم، جو، انجیر، انگور، زیتون، گندہ بروزہ، مالٹا، ترش چل، آلو، چاول، جوار، شکر قندی، چندر، والین، تلمہن، چارہ، سبزیاں، تمبک، سیب اور سنگرے یہاں کی زرعی پیداوار ہیں۔ کاغذ، گتہ، الیکٹریک آلات، کیمیائی اشیا، پلاسٹک، مشروبات، سکریٹس، گھنی اور فولاد یہاں کی مصنوعات ہیں، سیاحت سے بھی یہاں زر مبادله میں اضافہ ہوتا ہے۔ فاسفیٹ، سیسہ، تانبہ، جست، کوبالت، لوہا، پژو لیم، کوئلہ اور مینگا نیز یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔

اسلام سے پہلے یہاں سلطنت روما کی حکومت تھی۔ ۲۸۳ء میں مشہور تابعی اور سپہ سالار حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے رومیوں کو یہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا۔ حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے شمالی افریقیہ کے علاقے الجرائز، تیونس اور مرکاش میں دادشجاعت دی اور دشمنان اسلام کو پسپائی پر مجبور کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے، آخر ایک جگہ بہت کرنگوں نے سوچا کہ آگے راستہ پر امن ہے اور دشمن کی تعداد بھی کوئی خاصی نہیں ہے۔ یہ سوچ کر شکر کے پیشتر حصے کو واپس روانہ کر دیا اور خود چند سوواروں کے ساتھ ٹھوڑا نامی ایک قلعے پر یلغار کے لیے روانہ ہو گئے، لیکن حملہ کرنے کے بعد پتا چلا کہ قلعہ والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے اور ان کے پاس مقابلے کے لیے نفری کم ہے، چنانچہ اس مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے، چنانچہ آج بھی انہی کے نام پر اس جگہ کو سیدی عقبہ کہا جاتا ہے۔ ۵۰ء میں موی بن نصیر نے دوبارہ حملہ کر کے باقی ماندہ علاقے کو فتح کر لیا اور ۱۰۱ء تک مرکاش اسلامی مملکت کا حصہ بن چکا تھا۔ اسی راستے سے گزر کر طارق بن زیاد نے ۸۱۱ء میں اپین پر کامیاب حملہ کر کے یورپ میں داخل ہوئے تھے۔ مرکاش میں مسلمانوں کے کافی ادارے بالآخر انہاروں میں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آرام طلبی، مختلف قبائل کے مجھڑے اور خانہ جنگیوں کے باعث مرکاش بے حد کمزور پڑ گیا جس کے تیتجے میں یورپ کی استعماری طاقتیوں کی لپکائی ہوئی نظر میں مرکاش پر پڑنے لگیں۔ ۱۸۳۰ء میں جب فرانس نے الجزاائر پر حملہ کیا تو الجزاائری حریت پسندوں کے رہنماء عبد القادر کو مرکاش نے پناہ دی، جس کی بنا پر فرانسیسی فوجوں نے طبعی پر حملہ کر دیا اور مرکاش کو بختست ہوئی، اس کے بعد مرکاش نے فرانس کی شرائط تسلیم کر لیں اور پھر ۱۸۳۶ء میں عبد القادر نے مرکاش میں پناہ لی تو مرکاش کی فوج نے انہیں گرفتار کر کے فرانس کی مدد کی۔ ۱۸۵۶ء تک مرکاش یورپ کی سامراجی طاقتیوں کی باہمی تکمیل کا شکار رہا، انگریز، فرانسیسی اور ولنڈیزی مرکاش پر بقدر کرنے کی تک وہ میں گئے رہے، بالآخر میدان فرانس کے ہاتھ میں رہا۔ ۱۹۰۳ء میں انگلکوفرنسی معاهدے کے تحت انگریزوں نے مرکاش پر فرانس کا تسلط تسلیم کر لیا۔ ۱۹۱۱ء میں فرانس نے مرکاش کے ایک چھوٹے سے علاقے کو چھوڑ کر سارے ملک کو اپنی گلگرانی میں لے لیا، البتہ سلطان مرکاش کی گدی برائے نام باقی رکھی۔ آغاز اسلام سے اب تک یہ ملک آزاد چلا آ رہا تھا، اسی لحاظ سے فرانس نے مرکاش کی روایتی آزادی برقرار رکھی، تا ہم ۱۹۱۲ء میں مرکاش کے دوٹکرے کر دیئے گئے ایک فرانس کی جھوٹی میں گرا اور دوسرا اپین کے ہاتھ لگا۔ ۱۳ کتوبر ۱۹۱۶ء کو مغربی صحرا کو فرانس اور اپین نے آپس میں تقسیم کر لیا۔

۱۹۲۱ء میں ایک عرب مجاہد عبدالکریم الریف نے سامراجی طاقتیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ۱۹۲۵ء میں مرکاشی حریت پسندوں نے غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف با قاعدہ جنگ شروع کر دی مگر فرانس کے وسائل چونکہ کہیں زیادہ تھے اس لیے مرکاشی حریت پسندوں کی تحریک کمزور پڑنے لگی، ۱۹۲۶ء میں عبدالکریم الریف کی فوج نے ہتھیار

ڈال دیئے اس طرح ۱۹۲۱ء سے شروع کی گئی تحریک ۱۹۲۶ء کو ختم ہو گئی، اسی اثنامیں فرانس نے مراکش کے ساحلی شہر تجیر کو بین الاقوامی کنٹرول میں دے دیا۔ ۱۹۳۰ء کو ظہیر الدین البربری نے فرانس کے خلاف تحریک شروع کی، اگرچہ اس دوران فرانس کا اقتدار مغلکم رہا مگر قبیلے و قبائلے سے عوام کی طرف سے اسے مراجحتی تحریکوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران نومبر ۱۹۳۲ء میں امریکی فوجوں نے مراکش پر کنٹرول قائم کر لیا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو آزادی کا منشور پیش ہوا اور استقلال ڈرٹی قائم ہوئی جس نے آزادی کی تحریک شروع کی۔ ۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو سلطان محمد چشم نے طبحہ میں فرانس سے آزادی کے لیے عوام سے تحریک شروع کرنے کی اپیل کی، ۱۹۵۲ء میں استقلال پارٹی کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۲ اگست ۱۹۵۳ء کو فرنسی حکومت نے سلطان کو معزول کر کے اسے خاندان سمیت معاشر کجلاء طعن کر دیا۔ چنانچہ ۱۲ اگست ۱۹۵۳ء کو فرانس کے خلاف مسلح جدوجہد آزادی کا آغاز ہو گیا۔ ۱۲ اگست ۱۹۵۴ء کو فرانس نے مراکش کو داخلی خود اختیاری دے دی۔ ۱۶ جولائی ۱۹۵۵ء کو ملک میں مارش لاعنا فناذ کر دیا گیا۔ ۱۶ مارچ ۱۹۵۶ء کو مراکش آزاد ملک قرار دیا گیا۔ مراکش کے شمال مغربی کو نے پر ایمن کا قبضہ تھا، ۷ اپریل ۱۹۵۶ء کو ایمن ملیکہ اور قیوطہ کے سواباتی تمام علاقوں سے دستبردار ہو گیا۔ مگی ۱۹۵۶ء میں تجیر کے متعلق بین الاقوامی نگران کمیٹی نے بھی اس علاقے کو مراکش میں شامل کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ بالآخر ۱۸ اپریل ۱۹۶۰ء کو تجیر آزاد ہو کر مراکش میں ختم ہو گیا۔ اس طرح شمالی افریقیہ کا یہ عظیم ملک متحدو خود اختیار ہوا۔ مگی ۱۹۶۰ء میں شاہ محمد چشم نے وزیر اعظم عبداللہ ابراہیم کی حکومت برطرف کر دی اور حکومت کا مکمل کنٹرول سنبھال کر خود وزیر اعظم کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ شاہ محمد نے اپنے بیٹے ولی عہد شہزادہ حسن کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا۔ اسیں ال آغا دیر میں زلزلے سے میں ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ ۱۶ فروری ۱۹۶۱ء کو شاہ محمد چشم کا انتقال ہو گیا تو تین مارچ کو ولی عہد شہزادہ حسن الشافی نے تخت وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا، شاہ حسن نے اپنے والد کی پالیسیوں کو جاری رکھا اور جون ۱۹۶۱ء میں اپنی وزارت عظیمی میں نئی حکومت تشكیل دی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو عوامی ریفرنڈم کے بعد شاہ حسن نے مراکش کا پہلا آئین نافذ کیا۔ جس کی رو سے مراکش آئینی باڈشاہت قرار پایا۔ اخبارات اور سیاسی جماعتیں کو مکمل آزادی دے دی گئی۔ ایک قانون ساز اسٹبلی بھی تشكیل دی گئی۔ ۱۹۶۳ء میں الجزاائر کے ساتھ سرحدی تباہ کھڑا ہو گیا، امریکا نے مراکش میں موجود اپنے ہوائی اڈے واپس کر دیے۔ ۱۹۶۳ء میں ملک کے پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔ اس کے ذریعے دو ایوانی پارلیمنٹ قائم ہوئی۔ ۱۹۶۵ء میں سیاسی بدامتی کے نتیجے میں ملک میں فسادات پھوٹ پڑے، چنانچہ ۷ جون ۱۹۶۵ء کو شاہ حسن نے ملک میں ایمن جنگی نافذ کر دی۔ آئین معطل کر کے پارلیمنٹ توڑ دی اور تمام آئینی و انتظامی اختیارات خود سنبھال لیے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۶۶ء کو اختلافات کے باعث فرانس نے اپنا سفیر مراکش سے واپس بلایا۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں ایمن نے اپنی (Afni) کا علاقہ مراکش کو واپس کر دیا۔

۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی کے نتیجے میں پہلی اسلامی سربراہ کانفرنس ریاض میں منعقد ہوئی۔ ۲۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو عوامی ریفرنڈم کے بعد ایک نیا آئین منظور ہوا، ملک سے ہنگامی حالت ختم کروی گئی۔ شاہ کے اختیارات زیادہ ہو گئے، اگست میں عام انتخابات ہوئے اور کان پر مشتمل ایک ایوانی پارلیمنٹ بنی۔ دس جولائی ۱۹۷۱ء کو شاہ حسن کی سالگردہ کی تقریب کے دوران فوج نے بغاوت کر دی، شاہ حسن قاتلانہ حملے میں بال بال نکل گئے جب کہ شاہ کے فوجی مشیر ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد دس فوجی افسروں کو شاہ نے چھانی کی سزا دے دی۔ ۲۴ مارچ ۱۹۷۲ء کو ریفرنڈم کے بعد نیا آئین نافذ ہوا جس میں باادشاہ کے اختیارات کم کر دیئے گئے۔ ۲۵ اگست ۱۹۷۲ء کو شاہ حسن کے خلاف دوسری بغاوت ناکام ہو گئی، شاہ کے طیارے پر اس وقت فائرنگ کی گئی جب وہ فرانس سے واپس آ رہے تھے۔ شاہ کا طیارہ بحفاظت اُتر گیا، بغاوت کا سراغنہ ایک فوجی جزل تھا جس نے ناکامی کے بعد خودکشی کر لی۔ ۲۵ اگست میں ہسپانوی صحارا پر دعویٰ جتنے کے لیے شاہ حسن نے گرین مارچ کی رہنمائی کی۔ ۲۶ نومبر ۱۹۷۵ء کو شاہ حسن نے فاسقیت سے مالا مال علاقے ہسپانوی صحارا پر قبضہ ختم کر دیا۔ ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو مرکاش اور ماریٹانیہ نے ہسپانوی صحارا کا علاقہ آپس میں بانٹ لیا۔ ۲۷ ۱۹۷۶ء میں عام انتخابات ہوئے، ان میں شاہ پرست اکثریت سے جیت گئے۔ ۲۸ ۱۹۸۱ء میں آئی ایم ایف کی سفارش پر خراک کی قیمتیں بڑھائی گئیں تو ملک بھر میں فسادات پھوٹ پڑے۔ اسی سال عرب افریقی وفاق کے تحت لیبیا اور مرکاش میں اتحاد ہو گیا۔ ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء کو اسرائیلی وزیر اعظم نے شاہ حسن سے اچاک ملاقات کی جس پر عرب دنیا کو کافی تشویش ہوئی، لیبیا نے اس ملاقات کی سخت مدت کی۔ ۳۰ افروری ۱۹۸۹ء کو مرکاش میں مغرب عرب یونین کے نام سے پانچ عرب ملکوں کا اقتصادی اتحاد عمل میں آیا، اس میں مرکاش، الجدراز، ماریٹانیہ، یونیس اور لیبیا شامل تھے۔ شاہ حسن اس کے پہلے چیزیں میں نتیجہ ہوئے۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ساتویں اسلامی سربراہی کانفرنس کا سابلانکا میں منعقد ہوئی۔ ۳۲ اگست ۱۹۹۹ء کو مرکاش کی تاریخ میں پہلی بار چار خواتین وزراء کو کابینہ میں شامل کیا گیا۔ ۳۳ جولائی ۱۹۹۹ء کو شاہ حسن ثانی ۳۰ برس کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ ان کے بڑے بیٹے اور ولی عہد شہزادہ محمد بن حسن نے تخت سنبھال لیا۔

اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے مدارس کے لیے حضرت
قاری شیم الدین صاحب استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری تاؤن کو گران مقرر کیا ہے۔ مذکورہ
دوسویوں کے ارباب مدارس وفاق سے متعلق اپنے مسائل کے بارے میں ان سے جو عن کر سکتے ہیں۔

فون: 0300-2284114